احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۴ | جمعرات ۲۷۔ رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۱۰۔ امان ۱۳۷۳ ھش ' ۱۰۔ مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کو خوش کرنا اس کی رضا حاصل کرنے میں ہے یہی روزہ کا سبق ہے

قرآن کریم کا مقصد تمام نیکیوں کو اس کی اصل صورت میں دوبارہ بحال کرنا ہے

ربوہ کے ابتدائی ایام میں شدید گرمی کے روزوں میں موت تک حالت پہنچ جاتی تھی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴۔مارچ ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ
جو احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کو زبردستی خوش نہیں کیا جاسکتا اس کو اس کی رضا حاصل کر کے ہی خوش کیا جاسکتا ہے۔ روزہ ہمیں یہی سبق دیتا ہے۔ روزہ کے ذریعے انسان خدا کی مشابہت اختیار کر کے اللہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اس لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ روزہ کی جزاء میں خود ہوں۔

حضرت صاحب نے ان خیالات کا اظہار اس خطبہ جمعہ میں فرمایا جو ۴۔مارچ ۱۹۹۴ء کو بیت الفضل لندن سے براہ راست LIVE دنیا بھر میں چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے احمدیہ ٹیلی ویژن سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا اردو میں حضرت صاحب کے خطبہ کے علاوہ سات زبانوں اس کا رواں ترجمہ بھی ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

اعتکاف کی تاریخ حضرت صاحب نے خطبہ کے آغاز میں اعتکاف کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں آغاز ہی سے اعتکاف کا تصور موجود ہے۔ اسلام تک آتے آتے یہ تصور زیادہ بالغ صورت میں اعتکاف کا مطلب دیتا ہے۔ اعتکاف کا مطلب دنیا سے قطع تعلق کر کے یاد الٰہی میں محو ہونا ہے۔ بعض مذاہب نے اعتکاف کے بارے میں زیادہ غلو سے کام لیا ہے اور اس کا مطلب زندگی بھر کے لئے دنیا سے قطع تعلق کر کے بیٹھ رہنا لیا ہے۔ جیسے ہندو ساھو کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے زندگی بھر کے لئے دنیا سے قطع تعلق کو ناپسند فرمایا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کا مقصد یہ ہے کہ تمام نیکیوں کو ان کی اس اصل صورت میں بحال کیا جائے جس میں وہ آغاز میں فرض ہوئیں۔ اس کو جاننے کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ کی سنت سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا اسوہ یہ ہے کہ خدا سے مکمل تعلق قائم کرنا دنیا سے کلیتہً تعلق توڑنے کو نہیں کہتے۔ اگر انسان دنیا سے اتنا دور ہو جائے کہ اس کی کشش یا خوف باقی نہ رہے تو یہ دنیا سے بھاگ جانے والی بات ہے۔ دنیا میں رہ کر اس سے مرعوب اور مغلوب ہوئے بغیر رہنا اصل جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات سنت اللہ سے ثابت ہے کہ قرآن کی یہی مرکزی تعلیم صراط مستقیم' حدا وسطیا لاعوج لہ کہلاتی ہے۔ نہ حد سے بڑھا جائے اور نہ فرائض میں کمی کی جائے اس حد پر رہ کر زندگی گزاری جائے اور ثابت قدم رہا جائے۔

آنحضرت ﷺ کے اعتکاف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ پہلے پہل رمضان میں جو اعتکاف شروع ہوا وہ وسط رمضان کا اعتکاف تھا یعنی دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا جاتا تھا اور حضرت نبی کریم ﷺ ۲۱ ویں رمضان کی صبح کو اعتکاف سے اٹھ جایا کرتے تھے۔ بعض صحابہؓ اور امہات المومنین نے بھی اس کی تقلید فرمائی۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ کی اجازت سے مسجد نبوی میں اپنا خیمہ لگالیا۔ دیگر ازواج نے آپ کی دیکھا دیکھی حضرت عائشہؓ سے اجازت لے کر اپنے خیمے لگالئے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ دیکھا تو آپؐ نے اسے ناپسند فرمایا کہ نیکی نقالی کا کام نہیں بلکہ یہ تو طبعی اور خودرو جذبہ ہے رقابت کے جذبہ کا اظہار نہیں ہے چنانچہ آپؐ نے ناپسندیدگی کے اظہار کے طور پر اس سال رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا۔ اور خود اٹھ گئے۔ اور بعد میں شوال کے مہینے میں یہ اعتکاف پورا فرمایا۔

حضرت نبی کریمؐ کی سیرت کی زبردست شان حضرت امام جماعت

باقی صفحہ ۴ پر

روزنامہ الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کو رہا کردیا گیا

ربوہ = ۸۔ مارچ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب، پبلشر مکرم آغا سیف اللہ صاحب، پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد صاحب اور ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب اور پبلشر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایک ماہ کی نظربندی کے بعد رہا ہو گئے۔ ان احباب کو ۷۔ فروری ۹۴ء کو سیشن جج چنیوٹ کی عدالت سے ضمانتوں کی توثیق نہ ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ جملہ احباب ۸۔ مارچ کی سہ پہر قریباً چار بجے جوڈیشل حوالات چنیوٹ سے رہا ہوئے۔ حوالات کے باہر ادارہ الفضل کا عملہ 'اسیران کے لواحقین کے علاوہ دفتر مشیر قانونی اور امور عامہ کے اہلکاران اسیران کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اسیران کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور ان کی یادگاری تصاویر بنائی گئیں۔ چنیوٹ سے روانہ ہو کر جملہ اسیران ربوہ آکر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے گھر تشریف لے گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ اسیران کو ان کی رہائی پر مبارکباد دی اور ان کی جرات و حوصلہ کو سراہا۔ بعد ازاں اسیران اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

۷۔مارچ کو سیشن جج چنیوٹ نے اسیران کی ضمانت قبول کی اور اگلے روز ۸۔مارچ کو ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ نے مزید چار مقدمات میں ادارہ الفضل کے اسیران کی ضمانت لی۔ یہ چار مقدمے حالیہ اسیری کے دوران درج ہوئے تھے۔

احباب سے اسیران کی صحت و تندرست اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ اڑھائی سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ جسم کا دایاں حصہ اور زبان متاثر ہے۔ جماعت کے خورد و کلاں نے اپنی قیمتی دعاؤں اور اظہار ہمدردی سے خاکسار اور خاکسار کے عزیز و اقارب کی ہمت بڑھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔ دعاؤں کی بدستور شدید ضرورت ہے۔ رمضان المبارک میں خصوصی دعاؤں سے ممنون فرمایا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۰ - امان ۱۳۷۳ ھش ۱۰ - مارچ ۱۹۹۴ء

رہائی مبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر صاحبان اور ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر اور پبلشر صاحبان کی رہائی تمام احباب جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کا ثمر بنی ہے۔ خدا کے راستبازوں کا راہ خدا پر چلتے ہوئے دار و رسن کی آزمائشیں پانا کوئی نئی بات نہیں۔ حق کی راہ میں یہ مراحل آتے ہی رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص اور منتخب بندوں کو یہ اعزازات ملنا ہمیشہ ہی موجب فخر ہوا کرتا ہے۔

روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب صاحب نے ۸۰ سال کے قریب عمر میں یہ آزمائش پائی۔ اگرچہ آپ سب اسیران میں سے زیادہ معمر تھے اور ذیابیطس کے مستقل مریض بھی تھے لیکن ان سے ملنے والے دیکھتے رہے کہ یہ شخص عزم و حوصلہ کی ایک چٹان ہے۔ ادنیٰ سا احساس بھی رنج و کلفت کا ان کو لاحق نہ تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایم ٹی اے پر محترم سیفی صاحب کی جرات و بہادری کی جس شان دار انداز میں تعریف فرمائی اور آپ کے لہجہ سے محبت کا جو رس ٹپک رہا تھا وہ محترم نسیم سیفی صاحب کا اور ان کے توسط سے ساری جماعت احمدیہ کا بڑا قیمتی اثاثہ ہے۔

صرف سیفی صاحب ہی نہیں دیگر اسیران نے بھی نہایت ہمت و حوصلہ سے وقت گذارا۔ ان کا عبادت میں استغراق اور محویت دیکھ کر حوالات کے دیگر ساتھی حیران ہوتے تھے۔ کہ یہ "کافر" اپنے رب کے کیسے عاشق ہیں۔ ان کے بارے میں سنا گیا تھا اور دیکھا گیا ہے؟

روزنامہ الفضل بھی اخبارات کی تاریخ میں جہد و ابتلاء کی ایک مثال بن گیا ہے۔ ایک ماہ تک اس کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کا پس دیوار زنداں رہنا کسی عالمی روزنامے کے لئے ایک غیر معمولی بات تھی۔ اس سے قبل ۱۹۵۳ء میں ایک سال کے لئے، ۱۹۸۴ء میں چار سال کے لئے اور ۱۹۹۰ء میں دو ماہ کے لئے الفضل کو بند کیا گیا۔ اور اب جبکہ ۴۰ کے قریب مقدمات دائر ہیں تو ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کو ایک ماہ کے لئے پابہ زنجیر کر دیا گیا۔

یہ ہماری تاریخ ہے۔ عزم و ہمت کی۔ جرات و دلیری کی۔ ہم سر جھکائے عاجزی کے ساتھ اپنے مولا کی رضا حاصل کرنے کی آس میں چلتے چلے جائیں گے۔ ہمیں یقین ہے، حق الیقین ہے کہ مولا کی پیار بھری نظریں ہر قدم پر ہمارے اوپر پڑ رہی ہیں۔ اے پیارے خدا ہمیں صبر و ثبات اور استقامت عطا کرتا رہ کہ ہم تیری محبت کے نشے میں سدا مست رہیں۔

گرفتاری بھی تھا احسان تیرا
رہائی بھی ترا لطف و کرم ہے
رضا تیری ہے میرا لائحہ زیست
مری اپنی نہ راحت ہے نہ غم ہے

ابوالاقبال ۸-۳-۹۴

ہتھکڑی مجھ کو لگا کر دیکھ لی
حوصلہ میرا بڑھا، بڑھتا رہا
وہ گرانا چاہتے تھے خاک پر
میں بلندی پر چڑھا، چڑھتا رہا

ابوالاقبال ۹۴-۳-۳

ایک "اور" غزل - اسیران کیلئے

آج آنسو چھلک پڑے، اے دوست!
ہم نے اب تک جو روک رکھے تھے

جو بنے تھے جدائیوں کے لئے
وہ بھی تیرے ملن کے رستے تھے

آ کے ٹھہرے ہیں میری آنکھوں میں
اشک جو آسماں سے برسے تھے

تیرے ہاتھوں کے آہنی زیور
ہم نے دل پہ سجا کے رکھے تھے

سی کے رکھتے تھے ان کے ہونٹوں کو
زخم جب بھی کبھی بلکتے تھے

میرے جذبات کی روانی میں
میرے الفاظ ہی کے وقفے تھے

یوں تو ہر کام کر رہے تھے مگر
ہم تمہاری ہی راہ تکتے تھے

آصف محمود باسط

(اسیران کی ضمانت کی خبر سن کے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم قیامت تک کیلئے ساری انسانیت کے لئے راہ نما ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ کردار کا تفصیلی تذکرہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن مورخہ ۲۷۔ فروری ۱۹۹۴ء میں بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔ ۲۷/ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیات کا درس جاری رکھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اسلام کے دشمن مستشرقین جنگ احد کا جو نقشہ کھینچتے ہیں اس سے یوں لگتا ہے کہ جیسے مسلمانوں کی جماعت کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور محض دنیاوی مقاصد اس جنگ کے حوالے سے ان کے پیش نظر تھے۔ کوئی روحانی یا خدا کی غرض ان کے سامنے نہ تھی۔ حالانکہ یہ محض بعض منافقوں کا جھوٹا الزام تھا ایک ذرہ بھی اس الزام کا کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کا پاکیزہ کردار

حضرت نبی کریم ﷺ کے پاکیزہ کردار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ آپؐ کے مقدس کردار کا آغاز تو بچپن سے ہی ہو چکا تھا۔ آپؐ نے اپنے مخالفوں کو بارہا کہا کہ میں تم میں پہلے بھی ایک عمر گذار چکا ہوں۔ تم میرا کردار دیکھ کر کیوں عقل نہیں کرتے۔ کسی شدید معاند نے بھی کبھی یہ نہیں بتایا کہ آپؐ کی عمر میں کوئی داغ تھا۔ ۴۰ سال تک کی عمر تک آپؐ کا کردار مکمل طور پر بے داغ رہا۔ اس کے بعد کسی الزام پر غور کرنا بھی ایسی بات ہے کہ شرافت کی حدود میں اس کا کوئی نام نہیں رکھا جاسکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب حضرت نبی پاک ﷺ وسلم کی شادی ہوئی تو آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عرب کی متمول ترین خواتین میں شامل تھیں بلکہ قریش کی سب سے امیر خاتون تھیں۔ پہلی ہی رات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال آنحضرت ﷺ کو پیش کر دیا۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا یہ سب مال میرا ہے؟ حضرت خدیجہ نے فرمایا ہاں آپؐ کا ہے۔ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہوتے ہی وہ سارا مال غرباء میں تقسیم کر دیا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سادگی

حضرت نبی کریم ﷺ کی ذاتی زندگی جس طرح سادگی سے عبارت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب ایک روز آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت نبی پاکؐ بیمار تھے اور ایک چادر پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ کے تکیہ میں گھاس بھرا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قیصرو کسریٰ آرام دہ گدّوں پر سوتے ہیں۔ کیا ہم آپؐ کے لئے بھی کوئی نرم گدّا نہ بنا دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیصرو کسریٰ کے لئے دنیا میں آرام ہے لیکن تم لوگوں کے لئے آخرت میں آرام ہوگا۔

اس ضمن میں دوسری روایت یوں ہے آنحضرت ﷺ چٹائی پر سو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ آئے تو حضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے تو آپؐ کے پہلوئے مبارک پر چٹائی کے نشانات ثبت تھے۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ کیا ہم آپؐ کے لئے آرام دہ گدیلا نہ بنا دیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری حالت اس مسافر کی طرح ہے جو سایہ دیکھ کر ستانے کے لئے رک جائے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آگے چلا جائے۔ مجھے کسی آرام کی کیا ضرورت ہے؟

قومی اموال کے بارے میں آپؐ کا رویہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ قومی اموال کے استعمال کے بارے میں آپؐ کا رویہ یہ تھا کہ ایک بار آپؐ کے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو آپؐ نے فرمایا اسے فوراً منہ سے نکال پھینک دو۔ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ایک اور حدیث بخاری میں درج ہے کہ حضرت نبی پاک ﷺ نماز عمدگی سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھایا کرتے تھے۔ لیکن ایک بار آپؐ نے نماز جلدی سے پڑھائی اور سلام پھیر کر فوراً اپنے گھر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ نے وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ نماز کے دوران مجھے یاد آگیا کہ جو مال میں نے لوگوں میں تقسیم کرنا تھا اس میں سے سونے کی ایک ڈلی پڑی رہ گئی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ یہ رات بھر میرے گھر میں رہے اس لئے میں جلدی سے گھر چلا گیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تعلق میں ایک روایت ہے کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے جن سے تکلیف ہوتی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ملنے کے لئے گئیں تا کہ اپنے لئے کسی غلام کا مطالبہ کریں۔ آپؐ نہ ملے تو حضرت فاطمہؓ حضرت عائشہؓ کو پیغام دے آئیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کو پتہ چلا تو آپؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ کیا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو بستر میں لیٹنے کے بعد ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھا کرو۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد ایران کی فتوحات ہوئیں تو وہاں سے مال غنیمت میں ایسی چکیاں حاصل ہوئیں جن سے نہایت نرم آٹا تیار ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ نے اس آٹے سے نرم روٹی تیار کر کے حضرت عائشہؓ کو دی۔ آپ کھانے لگیں تو لقمہ آپ کے گلے سے نیچے نہ اترتا تھا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے خادمہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ یہ لقمہ تو بہت نرم ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ جو آٹا کھایا کرتے تھے اس میں موٹے موٹے دانے ہوتے تھے اور جب جنگ احد میں آپ کے دانت شہید ہوئے تو آپؐ سے وہ روٹی کھائی نہ جاتی تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ حضرت نبی کریم ﷺ کا کردار تھا۔ اس پر یہ بد بخت اپنی زبانیں دراز کرتے ہیں اور ان کو ذرا حیا نہیں آتی۔ یا تو یہ ایسے جاہل مطلق ہوتے کہ ان کو حضرت نبی پاکؐ کی زندگی کا کچھ علم نہ ہو۔ ان کو سب پتہ ہے لیکن جو اچھی بات آپؐ کی تاریخ میں نظر آتی ہے اس سے یہ صرفِ نظر کر کے آگے گذر جاتے ہیں۔

جنگی اموال کی تقسیم میں اسوۂ حسنہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک جنگی اموال پر قبضے کا تعلق ہے تو جنگ ہوازن کے مفتوحین قیدی آپؐ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ آپؐ کو دودھ پلانے والی دائی حضرت حلیمہ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے کے لوگوں نے یہ بات بیان کر کے استدعا کی کہ کیا آپؐ اس وجہ سے ہم پر احسان نہیں کریں گے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تم لوگ ہمارے خلاف تیر چلا رہے تھے تو اس وقت تم کو یہ بات یاد نہیں تھی۔ بلکہ فرمایا کہ میں اپنے اور بنو ہاشم کی طرف سے اپنے حصے کے قیدی آزاد کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی عظیم فراست دیکھیں کہ آپؐ نے سوچا کہ اس قبیلے کا نبی ہاشم کے خاندان پر احسان ہے۔ کہ اس خاندان کے ایک بچے کو انہوں نے پالا تھا۔ اس لئے میں اپنے حق کے غلام آزاد کرتا ہوں۔ جب یہ خبر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پہنچی تو انہوں نے بے اختیار ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی تو آپؐ کے ہیں جو ہمارا ہے وہ سب آپؐ کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے باقی قیدی بھی رہا کر دیئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ان عظیم کردار کے حامل لوگوں کا نقشہ اسلام کا دشمن وہیری یہ کھینچتا ہے کہ یہ مال غنیمت لوٹنے کا قصد کر کے آنے والے لوگ تھے۔

حضرت صاحب نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ ایک جنگ میں مشہور سخی فرد حاتم طائی کے قبیلے کے لوگ اور حاتم طائی کی بیٹی قید ہو کر آئی۔ حاتم طائی نے سارے عرب پر اپنی فیاضی سے احسان کیا تھا۔ آپؐ نے اس احسان کے عوض حاتم طائی کی بیٹی کو رہا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔ اس نے کہا کہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل بیت میں شامل ہونے کا دارومدار صالح ہونے پر ہے

حضرت سارہ کی برکات کا منبع ان کے خاوند حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس قرآن فرمودہ یکم مارچ ۱۹۹۴ء کا خلاصہ۔ یہ درس احمدیہ ٹیلی ویژن سے اردو میں لائیو ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا رواں ترجمہ ۷ زبانوں میں نشر کیا جاتا ہے۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔ یکم مارچ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن کریم دیتے ہوئے اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اہل بیت سے کیا مراد ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ جب طوفان آیا تو حضرت نوح کا بیٹا طوفان میں غرق ہو گیا۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے خدا تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لیا جائے گا۔ اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اس پر اللہ نے جواب دیا کہ اے نوح! تیرا بیٹا غیر صالح ہے اس لئے وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ کوئی بھی بد عمل اہلِ بیت میں سے نہیں ہو سکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس واقعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اہلِ بیت ہونے کا دارومدار صالح اور غیر صالح پر ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ غیر صالح اہلِ بیت میں شامل نہیں ہے۔ اس سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اولاد یا ازدواجی رشتے اہل بیت میں شامل نہیں۔

سورہ احزاب کی آیات ۳۳ تا ۳۵ کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ازواج مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

تم میں سے جو کوئی ادب اور عاجزی اور فرمانبرداری سے کام کرے گا ہم اس کو اس کا اجر بھی دوگنا دیں گے۔ اور ہم نے ہر ایسی بیوی کے لئے معزز رزق تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ تم تقویٰ اختیار کرو اور اپنے طرز میں ایسے طریق اختیار نہ کرو جس میں کشش ہو کہ جن کے دلوں میں مرض ہیں ان میں کسی قسم کی طمع پیدا ہو۔ اور قول معروف اختیار کرو لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ سخت کلامی کرو بلکہ مہذب گفتگو کرو۔ لیکن ایسی طرز کوئی نہ ہو جس سے کسی کشش کا اظہار ہوتا ہو۔ اور اپنے گھروں میں رہو۔ اور جیسے جہالت میں عورتیں سنگھار پٹار کر کے نکلا کرتی تھیں ویسے طریق تم اختیار نہ کرو۔ نماز کو ادا کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت اللہ تم میں سے ہر قسم کی گندگی دور کرنا اور تم کو کامل طور پر پاک کرنا چاہتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان آیات کا مضمون اتنا واضح ہے کہ ازواج کے علاوہ اور کسی کی طرف ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن کہا یہ جاتا ہے کہ اس آیت کا پہلا حصہ ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے۔ جبکہ آخری حصہ میں جہاں اہل بیت کا لفظ آتا ہے وہاں پر مخاطب صرف حضرت علیؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ دلیل بالکل ناقص ہے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک جاری شدہ' آیت کے ایک ٹکڑے کو الگ کر کے اس کا مخاطب کسی اور کو قرار دے دیا جائے جبکہ آیت کے شروع میں واضح طور پر اے نبی کی بیویو! کہہ کر خطاب کیا جا رہا ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مزعومہ عقیدے کی بنیاد ایک حدیث پر رکھی جاتی ہے جس میں گہرے تضادات ہیں۔ ایک جگہ اس کی روایت حضرت ام سلمہ سے ہے اور دوسری جگہ اس کی روایت حضرت عائشہؓ سے ہے۔ ایک اور روایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے گھر میں نازل ہوئی۔ جس حدیث میں اتنے تضادات ہوں اسے کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے۔

اہل تشیع آیت کے اس آخری ٹکڑے کو علیحدہ کر کے بیان کرنے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ یہاں پر ضمیر مونث کی بجائے مذکر بیان کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے کئی حوالوں سے واضح فرمایا کہ اہل بیت کا لفظ ہمیشہ مذکر صیغے میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم نے حضرت سارہ کو مخاطب کر کے اہل بیت کہا ہے اور صیغہ مذکر کا استعمال کیا ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ کی بہن جب حضرت موسیٰ کے ساتھ دریا کے کنارے کنارے جا رہی تھیں اور حضرت موسیٰ کو فرعون کی بیوی نے اٹھا لیا تو حضرت موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے اہل بیت کی خبر نہ دوں جو اس کی پرورش کریں اور دودھ پلائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں بھی اہل بیت کے لئے مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بات واضح ہے اس آیت میں مخاطب اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ صرف اور صرف ازواجؓ النبی مخاطب ہیں۔ آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت سارہ کو اہل بیت میں شامل کرنے کی دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صرف بیوی نہ تھیں بلکہ ان کے چچا کی بیٹی بھی تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بائبل کا یہ جاہلانہ تصور ہے کہ حضرت ابراہیم تارح کے بیٹے تھے اور حضرت سارہ بھی تارح کی بیٹی تھیں جبکہ دونوں کی مائیں الگ الگ تھیں۔ قرآن کریم اس بات کو قطعاً رد کرتا ہے اور ابراہیم کے باپ کے طور پر آذر کا نام بیان کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے سوال کیا کہ سارہ نے برکت کہاں سے حاصل کی۔ وہ مشرکین کے سردار کی بیٹی تھیں۔ اس خاندان نے خدا کے نبی حضرت ابراہیم کے لئے آگ تیار کی اور ان کو اس میں پھینک دیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ کی قدرت سے وہ آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہو گئی۔ مگر اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشرکین کو اللہ اور اس کے نبی سے کتنی دشمنی تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا سارہ کی برکات کا سارا منبع تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ یعنی ان کا اہل بیت میں شامل ہونا حضرت ابراہیم کی بیوی ہونے کی وجہ سے تھا۔ اپنے باپ کی وجہ سے نہ تھا۔

بقیہ صفحہ ۱

احمدیہ نے فرمایا کہ اس واقعے سے حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرت عجیب شان سے سامنے آتی ہے۔ آپؐ نے مسجد میں اعتکاف کا عورت کا حق بھی تسلیم کیا۔ لیکن کسی کے حق کو بھی تلف نہ فرمایا اور ناپسندیدگی کے اظہار میں خود اٹھ گئے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرت میں اتنی گہرائی ہے کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ ناپسندیدگی کا اظہار ڈانٹ ڈپٹ یا غصے سے نہیں کیا خود تکلیف اٹھائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ اعتکاف آخری عشرے کے اعتکاف میں اس طرح بدلا کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ آج میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھی ہے یہ رمضان کی ۲۱ ویں رات تھی۔ بارش ہوئی اور چھت ٹپکی اور میرے ماتھے پر بارش کی وجہ سے گیلی مٹی لگ گئی۔ چنانچہ اس دفعہ آپؐ نے وسط رمضان کے بعد آخری عشرے کے رمضان کا بھی اعتکاف فرمایا اور پھر اسی رات بارش بھی ہوئی اور چھت بھی ٹپکی اور صحابہؓ نے دیکھا کہ گیلی مٹی آنحضرت ﷺ کے مبارک ماتھے پر لگ گئی۔ اس طرح اس سال رمضان میں دو اعتکاف اکٹھے ہو گئے۔ اس دفعہ کے بعد سے یہ سنت پختہ ہو گئی اور پھر حضرت نبی پاک ﷺ تمام زندگی اس پر قائم رہے کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اعتکاف کے بارے میں جو بحثیں ہیں ان میں اصل روح دیکھنی ضروری ہے کہ اعتکاف کے دوران کوئی غیر ضروری بات نہیں کرنی صرف حوائج ضروریہ کے لئے جانا ہے۔ اور منہ ہاتھ دھونے میں بھی زیادہ وقت صرف نہیں کرنا۔ اور وہ زینت بھی اختیار نہیں کرنی جو عام زندگی میں اختیار کی جاتی ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کی مبارک سنت یہ تھی کہ آپ بہت شدت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ کی عام عبادات بھی بہت بھرپور ہوتی تھیں لیکن اعتکاف کی عبادت اس سے بھی زیادہ جامع ہوتی تھی۔ جس سال حضرت نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اس سال آپؐ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات آپؐ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہو گئی تھی جس کے پیش نظر آپ ؑ نے معمول سے بڑھ کر اعتکاف فرمایا۔

روزہ سے وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ نے روزوں کے بارے میں احادیث نبویہ بیان فرمائیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خدا نے فرمایا روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ روزہ کے ذریعے وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک اس وقت جب وہ خدا کے لئے روزہ مکمل کر لیتا ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت حاصل ہو گی جب وہ آخرت میں اپنے رب سے ملے گا۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ عام عبادت میں انسان جائز چیزوں کو ترک نہیں کرتا لیکن روزہ ایسی چیز ہے جس میں حلال باتیں بھی ترک کر دی جاتی ہیں۔ صرف اللہ کی خاطر۔ اس لئے اللہ کو روزہ بطور خاص پسند ہے۔ کیونکہ روزہ خدا کے قریب تر لے آنے والی عبادت ہے۔ روزہ کے ذریعہ انسان مماثلت میں خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ وہ حیّ و قیّوم ہے کھانے پینے کا محتاج نہیں۔ اس طرح سے انسان بھی کھانے پینے کو ترک کر کے خدا کی مشابہت کا ایک رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ میں روزہ کی جزا بن جاتا ہوں۔

ربوہ کی ابتداء میں شدید گرمی کے روزے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ شدت کی گرمی میں روزے رکھنا گویا موت کے قریب ہو جانا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ربوہ میں ابتدائی دنوں بہت سخت رمضان میں روزے رکھے گئے۔ اس وقت ایک ایک ہفتے تک درجہ حرارت ۱۲۰ درجے فارن ہائیٹ تک رہتا تھا۔ ایک دفعہ تو ہم نے نوٹ کیا کہ دن رات ہر وقت درجہ حرارت ۱۳۴ درجے تک رہا۔ دن کو شدید دھوپ کی وجہ سے۔ اور رات کو پہاڑیوں سے گرمی کے اخراج کی وجہ سے۔ روزے کا سارا دن بڑی سختی سے گزرتا تھا۔ اس وقت ربوہ میں بجلی بھی نہ تھی۔ ہر وقت ریت اڑتی رہتی تھی۔ لیکن اس شدید گرمی میں بھی بچوں اور بڑوں کو خوب روزے رکھنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملتی رہی۔ چنانچہ رمضان ایسی سختیوں کا نام ہے جو بعض اوقات موت تک لے جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں۔

روزہ دار کے منہ کی بُو

حضرت صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو مجھے کستوری سے زیادہ بہتر لگتی ہے۔ یہاں یہ بات کہنا بے ہودہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سونگھ سکتا ہے یا نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو تمام اشیاء کے خواص کا علم ہے۔ کہ بو کیا ہے اور خوشبو کیا ہے؟ لیکن یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے بعد بھی منہ کی یہ بُو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ خدا کے پاک بندے اپنے منہ کو ہمیشہ پاک صاف رکھتے ہیں۔ اور سوائے رمضان کے ان کے منہ سے بُو نہیں آتی۔ اس لئے رمضان کے بعد خوب مسواک کریں۔ کھانا کھانے کے بعد کلّی ضرور کریں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار جب دنیا سے کٹ کر خدا کے گھر جا رہتا ہے تو جو نیکیاں وہ باہر رہ کر کر سکتا تھا وہ نہیں کر سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے اس کی ایسی نیکیوں کا بھی ثواب ملے گا۔ اور ایسے تمام نیک کام جو وہ نہیں کر سکا اس کے کھاتے میں لکھ لئے جائیں گے۔

جنت میں روزہ داروں کا ایک دروازے میں سے داخل ہونے کا مطلب

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جنت کا ایک دروازہ ایسا ہو گا جس میں سے صرف روزہ دار داخل ہو سکیں گے اس دن منادی کی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ ان کو بلا بلا کر اس میں داخل کیا جائے گا اور روزہ دار کے سوا کوئی اور اس میں سے داخل نہ ہو سکے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تمثیلی کلام ہے یہ حدیث ایک ظاہری منظر کھینچ رہی ہے۔ لیکن اس کو کلیتہً ظاہر پر محمول کر دینا اس حدیث کا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی اس سے جنت کا صحیح مفہوم آپ کے سامنے آئے گا۔ ایک شخص نمازی بھی ہے دیگر نیکیاں بھی کرتا ہے تو کیا وہ پہلے ایک دروازے سے داخل ہو گا پھر دوسرے دروازے سے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی مثال حواس خمسہ سے ہے جسے دیکھنے کی حِس حاصل ہے وہ دنیا کے اکثر تجارب میں دیکھنے کے ذریعے داخل ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اندھا ہے تو وہ دیکھنے کے دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ ایک اندھا دنیا کا لطف کم حاصل کر سکے گا۔ جس کو شنوائی حاصل نہیں وہ کانوں والے کی نسبت دنیا سے کم لطف اٹھائے گا۔ جس کو منہ کی لذت حاصل نہیں وہ بھی کم حاصل کرے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے روزہ دار بھی جنت میں داخل ہوں گے لیکن روزہ دار کو وہ خاص حِس عطا ہوتی ہے جس سے وہ جنت کے مزے زیادہ بہتر طور پر حاصل کر سکتا ہے۔

خدا کو خوش کرنا اصل نیکی ہے

حضرت صاحب نے ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سحری کھایا کرو۔ سحری کھانے میں برکت ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ بعض لوگ زیادہ نیکی حاصل کرنے کی خاطر آٹھ پہرے روزے رکھا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ خدا کی خاطر بھوک اختیار کرنا زیادہ بڑی نیکی ہے اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے نیکی خدا کو زبردستی خوش کرنا نہیں ہے۔ خدا کو خوش کرنا اس کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے سحری کھانا خود مقرر کیا ہے تو سحری ضرور کھائیں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے خیال سے کھائیں اور زیادہ لطف آئے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ روزہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی جزاء لامحدود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس کی جڑیں قرآن کریم میں سے نہ ملیں۔ سب سے زیادہ پاک تفسیر قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہے۔ اور حضرت نبی ؐ پاک کا کلام اس پر زیادہ روشنی ڈالتا ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا ایک اقتباس رمضان کے بارے میں بیان فرمایا۔ اور فرمایا خدا کرے کہ رمضان کے جو دن کوتاہی میں کٹ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا نقصان نہ پہنچنے دے اور عفو سے ہاتھ پکڑے۔ ہماری نیکیوں کو اجاگر کر دے اور خدا کرے کہ ان نیکیوں کا فیض ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی پہنچتا رہے۔

بقیہ صفحہ ۳

میں اکیلی رہائی قبول نہیں کروں گی میرے سارے قبیلے کے لوگوں کو رہا کیا جائے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے سارے قیدیوں کی رہائی کا حکم جاری فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پہلے واقعے میں آنحضرت ﷺ صرف اپنے حصے کے قیدی چھوڑ رہے تھے لیکن اب سارے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس میں تضاد نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حاتم طائی کے احسانات سارے عرب پر تھے اس لئے اس کے قبیلے کے تمام افراد کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ جبکہ پہلے واقعہ میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا احسان صرف ایک خاندان پر تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ صحابہؓ کی کیفیت تو یہ تھی کہ پہلے یہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ پھر ان پر تلوار اٹھائی گئی۔ تب اللہ نے ان کو اپنے دفاع میں جنگ کرنے کی اجازت دی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق سارے مستشرقین جانتے ہیں کہ ایک بھی وجہ گھروں سے نکالے جانے کی نہیں تھی اور نہ ہی ان کے مال لوٹے جانے کی تھی۔ اگر وہ اسلام سے تائب ہو جاتے تو ان کے گھر اور ان کے اموال ان کو فوراً واپس مل جاتے ساری عمر کے اندوختوں کو انہوں نے اسلام کی خاطر پرے پھینک دیا اور ہاتھ جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایسے "لوٹ مار" کرنے والے کہیں تاریخ میں سے دکھلاؤ تو سہی۔ جن کے خدا سے تعلق کے نتیجے میں گھر بار لوٹے گئے اور جن کو خدا کی خاطر مارا گیا اور پھر دشمن ان پر چڑھ دوڑا۔

ایک احمدی خاتون کا احتجاج

حضرت صاحب نے بیان فرمایا ایک احمدی خاتون نے مجھ سے احتجاج کیا ہے کہ میں جو سخت زبان بعض اوقات مخالفین کے متعلق استعمال کر رہا ہوں یہ نہ کی جائے۔ کسی امام جماعت کو ایسی سختی زیب نہیں دیتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب مجھے یہ نصیحت ملی تو میرا ذہن حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات کی طرف چلا گیا۔ بچپن میں یہ تحریرات پڑھتے ہوئے مجھے بھی یہی محسوس ہوتا تھا کہ بڑا سخت جوابی حملہ کیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی انہی تحریرات کو لے کر آج کے مولوی صاحبان مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف بدظن کرتے ہیں۔ کہ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف انہوں نے کتنی سخت زبان استعمال کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ ان پادریوں کی تحریریں پڑھیں جو آنحضرت ﷺ کے خلاف وہیری کے زمانے میں لکھی گئیں تو کوئی شخص ان کو پڑھ کر خود پر برداشت نہیں کر سکتا۔ خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ اور دل غم سے گداز ہو جاتا ہے کہ اے خدا یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ سارے پادری وہیری کے شاگرد تھے۔ یہ جب کسی مسلمان کو عیسائی بناتے تھے تو کہتے تھے کہ اب تم عیسائی بادشاہ کے بھائی بن گئے ہو۔ ان عیسائیوں نے ان عیسائی ہونے والوں کے لئے سکول کھولے اور دیگر سہولتیں فراہم کیں۔ یہ جیسی بھی تہذیب تھی انہی کی زبانوں سے پھوٹ رہی تھی۔ ان دیسی عیسائیوں نے وہ گند اچھالا ہے اور وہ کردار کشی کی ہے کہ جب بھی حضرت بانی سلسلہ اسے پڑھتے تھے تو آپ کا دل خون ہوتا تھا آپ نے لکھا ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے خلاف اتنی سخت زبان استعمال کی جائے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ اگر میرے سارے بچے اور عزیز ایک ایک کر کے میرے سامنے ذبح کر دیئے جائیں اور میں ساری مرادات سے بے نصیب کر دیا جاؤں تو یہ برداشت کر سکتا ہوں لیکن یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے خلاف یوں زبان درازی کی جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیات ۱۴۹۔۱۵۰ میں فرمایا ہے کہ اللہ سخت کلامی کا پبلک اظہار پسند نہیں کرتا۔ مگر جس پر ظلم کیا جائے اس کو اللہ اس یعنی تلخ کلامی کے اظہار سے بری سمجھتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک جگہ فرماتے ہیں

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اس شعر سے پتہ چلتا ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ساری زندگی یہ گواہی دیتی ہے کہ آپ اپنے بارے میں ہر قسم کی بد کلامی برداشت کر لیتے تھے۔ لیکن حضرت رسول کریم ﷺ کے بارے میں یہ بات آپ سے برداشت نہیں ہوتی۔

حضرت صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ قادیان میں ایک صاحب پروفیسر صاحب کہلایا کرتے تھے۔ وہ کسی کالج کے تو پروفیسر نہ تھے صرف اپنی دانشوری کی وجہ سے پروفیسر کہلاتے تھے۔ بے حد مخلص عاشق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت بانی سلسلہ کی شان میں بد زبانی کی تو پروفیسر صاحب نے اسی وقت اسے کھری کھری سنا دیں۔ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے پاس جا کر شکایت کی تو حضرت بانی سلسلہ نے پروفیسر صاحب سے کہا کہ آپ کو ایسا کرنے کی بجائے صبر کرنا چاہئے تھا۔ ہمارے لئے نرمی کرنے کا حکم ہے۔

پروفیسر صاحب کا چہرہ برداشت کرتے کرتے سخت سرخ ہو گیا۔ جب ان کی برداشت جواب دے گئی تو انہوں نے بے ساختہ کہا (اب ہے تو یہ حضرت بانی سلسلہ کی گستاخی) .انہوں نے کہا کہ 'اگر کوئی آپ کے پیر (یعنی حضرت رسول خدا ﷺ) کو کوئی کچھ کہے تو آپ مباہلہ کے ذریعے اسے جہنم تک پہنچانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اب جب کوئی ہمارے پیر (یعنی حضرت بانی سلسلہ) کو ایسا کہے تو ہم اسے کیوں نہ کھری کھری سنائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ہے جواب اس نصیحت کا جو مجھے کی گئی ہے۔ لیکن جہاں تک قوت برداشت کو بڑھانے کا تعلق ہے یہ اچھی بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے دنیا والوں کا کوئی ڈر نہیں۔ ان کی وجہ سے میں نہیں رک رہا۔ مجھے صرف اس بات کی پرواہ ہے کہ اللہ کے حضور مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو گئی ہو۔ یہ بے اختیاری کا معاملہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تاہم آئندہ جب یہ کیسٹیں استعمال کی جائیں یا ان کو تحریر میں ڈھالا جائے تو ایسے سخت الفاظ اس میں سے نکال دیئے جائیں۔

(نوٹ : بعد ازاں حضرت صاحب نے اپنی یہ ہدایت منسوخ کرا دی تھی اور فرمایا کہ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی رہنے دیا جائے۔ مرتب)

شانِ نزول پر زور نہ دیں آیات زیرِ بحث کی شانِ نزول کی بحث کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ شانِ نزول پر ایک حد سے زیادہ زور نہیں دینا چاہئے۔ قرآن کریم تو قیامت تک کے لئے اور ساری دنیائے انسانیت کے لئے راہ نما ہے۔ اس کی شان نزول تو ساری انسانیت اور سارا زمانہ ہے۔ کہیں بھی کوئی بھی مسئلہ سامنے آسکتا ہے۔ اس لئے قرآنی آیات کے مطالب کو محض بعض واقعات تک باندھ دینا قرآن کریم کو محدود کرنے والی بات ہے۔ ہاں جب قطعی طور پر علم ہو کہ اس سے کسی خاص واقعہ کی تشریح میں مدد ملے گی تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کا اپنا مطلب علیحدہ بھی قائم رہے گا۔ آنحضرت ﷺ پر مختلف اوقات میں مختلف آیات نازل ہوئیں۔ ان کی ترتیب کے بارے میں حضرت جبرائیل آکر بتاتے تھے کہ فلاں آیت کو فلاں جگہ رکھا جائے۔ حضرت عثمانؓ کا مسلمانوں پر یہ عظیم احسان ہے کہ قرآن کو موجودہ شکل میں جمع فرمایا اور ایک ایک آیت کے بارے میں کئی کئی گواہیاں لی گئیں تاکہ اس کی جگہ کے بارے میں کوئی اشتباہ نہ رہ جائے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے اہلِ تشیع کے حوالے سے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

بوسنیا میں امن فوج میں اضافہ کی ضرورت

بوسنیا کے شہر سرائیوو سے اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں فائر بندی کے باوجود کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جن سے اقوام متحدہ کی فوجوں کو چوکنا رہنے کا احساس بڑھ گیا ہے۔ سرائیوو میں گزشتہ دنوں بوسنیا کے سرب ۱۲۲ ملی میٹر چوڑے دھانے والی توپیں بیس کلومیٹر کے اس ممنوعہ علاقے کے شمالی سرے پر لے آئے جو سرائیوو کے چاروں طرف قائم کیا گیا ہے۔ ان توپوں کا پتہ اقوام متحدہ کے ہیلی کاپٹروں اور اقوام متحدہ کی افواج کے فرانسیسی دستوں نے لگایا تھا۔ یہ دستے فوراً وہاں پہنچے اور سربوں سے دن رات بات چیت کے بعد سرب اپنی توپوں کو ہٹانے پر راضی ہو گئے۔ ان سے کہا گیا تھا کہ یا تو وہ ان توپوں کو ہٹا دیں یا پھر انہیں اقوام متحدہ کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اگر سرب ان توپوں کو نہ ہٹاتے تو یہ ضروری تھا کہ نیٹو کی فضائیہ سے کہا جاتا کہ وہ بمباری کر کے انہیں تباہ کر دے۔ اسی طرح ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ گذشتہ رات کے وقت سرائیوو کے مضافات میں واقع ٹھکانوں سے متعدد مارٹر بم داغے گئے۔ نیٹو نے جو الٹی میٹم دیا تھا اس کی رو سے ان مارٹر بموں کو وہاں ہونا ہی نہ چاہئے تھا چہ جائیکہ وہ داغے جاتے۔ ان کی صحیح جائے وقوع کا پتہ نہیں چلایا جا سکا اسی لئے اقوام متحدہ کی حفاظتی فوج کوئی جوابی کارروائی کرنے سے قاصر رہی ہے۔ ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ امن فوجوں کی طاقت اور تعداد میں اضافہ کرنے کی کس قدر شدید ضرورت ہے۔

★☆★☆★

چین میں منحرفین کی حراست

چین کے حکام نے ملک کے ایک معروف ترین منحرف وے چنگ شنگ کو حراست میں لینے کے چوبیس گھنٹے کے اندر رہا کر دیا۔ اس گرفتاری پر امریکی حکام نے نکتہ چینی کی تھی۔

واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان اگرچہ انسانی حقوق کے سوال پر پہلے بھی کشیدگی پائی جا رہی ہے۔ لیکن وی چنگ شنگ کی جیل سے رہائی کے ۶ ماہ بعد پھر سے حراست میں لینے سے دونوں ملکوں کے درمیان تنازعہ بھڑک سکتا ہے۔ تاہم ابھی یہ واضح نہیں کہ مسٹروی کو دوبارہ حراست میں لینے کی وجہ کیا تھا۔ لیکن یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ واشنگٹن کی جانب سے کئے جانے والے شدید رد عمل کے جواب میں چین نے انہیں رہا کیا ہو۔ یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ چینی پولیس انہیں زیادہ دیر حراست میں رکھنا ہی نہ چاہتی ہو۔ یا یہ کارروائی صرف اس لئے کی گئی تھی تاکہ امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کے دورے اور آئندہ ہفتے شروع ہونے والے چینی پارلیمنٹ کے دو ہفتوں پر محیط سالانہ اجلاس کے دوران انہیں زیادہ جوش و خروش دکھانے سے باز رکھنا تھا۔

واضح رہے کہ مسٹروی نے پندرہ سال جیل میں گذارے ہیں اور وہ کمیونسٹ حکومت کے کٹر مخالف تصور کئے جاتے ہیں۔ ابھی ان تین منحرفین کے بارے میں کوئی اطلاع فراہم نہیں ہوئی ہے جنہیں چند روز پہلے حراست میں لیا گیا تھا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے چینی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے جبکہ ایک پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے پارلیمانی اجلاس کے دوران ایسی لمفلیٹ تقسیم کی ہیں جن پر احتجاج کرنے کے متعلق کلمات تحریر کئے گئے تھے۔

★☆★☆★

موغادیشو میں جھڑپیں

صومالیہ کے دار الحکومت موغادیشو میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے سپاہیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بار پھر حملوں کا نشانہ بنا دیا گیا- اور ایک پاکستانی فوجی زخمی ہو گیا ہے- اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ موغادیشو کے جنوب میں ان چار چوکیوں پر حملے کئے گئے ہیں جہاں مصری فوج تعینات کی گئی ہے- ایک پاکستان فوجی اس وقت زخمی ہوا جب ایک ٹھکانے پر توپوں سے حملہ کیا گیا جس کے بعد صومالی اور پاکستانی فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپ سے ایک صومالی فوجی زخمی ہوا-

اس سے قبل اٹلی کے سفارتخانے کی عمارت پر بھی دھاوا بول دیا گیا تھا جس کے بعد اطالوی فوج اور صومالی فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپ سے ایک صومالی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا-

اس ماہ کے آخر میں جب امریکی فوج کا انخلاء مکمل ہو گا تو صومالیہ کے اطراف میں مزید لڑائی بھڑکنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے- اور اب پاکستان، ہندوستان اور ملائشیا کی معمولی اسلحہ سے لیس فوج پر یہ ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے کہ وہ امدادی کارروائیوں کے دوران اقوام متحدہ کے اہلکاروں کی حفاظت کریں-

دوسری طرف مصری فوج اور جنرل عائدید کے درمیان زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے- جنہوں نے حال ہی میں قاہرہ میں مختلف دھڑوں کے درمیان ہونے والے امن مذاکرات کا بائیکاٹ کیا اور مصر پر الزام لگایا کہ وہ صومالیہ پر اپنی مرضی ٹھونس رہا ہے- اس دوران ملک کے جنوب میں مختلف دھڑوں کے درمیان زبردست جھڑپیں ہوئی ہیں- جن سے کم وبیش پچاس صومالی ہلاک ہوئے ہیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ جمیلہ شمس صاحبہ والدہ مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ شکر گڑھ کافی عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں-

○ مکرم انیس احمد غوری متعلم وقف جدید کو وقفے وقفے سے کافی عرصہ سے بخار آرہا ہے-

○ مکرم ریٹائرڈ صوبیدار میجر برکت علی صاحب سیکرٹری مال دارالیمن وسطی ربوہ دو ماہ سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- خوراک کی نالی لگائی گئی ہے-

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ ربوہ اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں- اسی طرح ان کے سب بچے اکثر بیمار رہتے ہیں- اور کمزور ہیں-

اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے-

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمد رفیق صاحب بابت ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرم محمد رفیق صاحب مکان نمبر ۱۸/۳ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام رسول صاحب آف گھنو کے ججہ ڈاک خانہ قلعہ کالروالا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا مکان نمبر ۱۸/۳ محلہ دارالبرکات ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے- ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم نسیم احمد صاحب (بیٹا)
۳- مکرم لطیف احمد شکیل صاحب (بیٹا)
۴- مکرم محمد رفیق صاحب (بیٹا)
۵- محترمہ حفیظاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
۶- محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۷- محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۸- محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو دارالقضاء میں تیس (۳۰) یوم کے اندر اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اسیران راہ مولا کیلئے

جذبات عقیدت

○ محترم عباس احمد خان صاحب محترم نسیم سیفی صاحب کے نام خط میں رقم فرماتے ہیں-

اللہ کی راہ میں یہ قید و بند آپ کو مبارک ہو- آغا سیف اللہ صاحب، چوہدری صاحب ناز اور تمام دیگر آپ کے ساتھیوں کو مبارک ہو- اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبر اور استقامت عطا کرے- اس مبارک مہینہ میں یہ نعمت مل رہی ہے- یہ بھی ایک خاص فضل ہے-

اللہ کے عاشقان الٰہی کی طرح اس زنجیر کو جو آپ کو پہنائی گئی ہے بوسہ ضرور دیا ہو گا-

دعاؤں کی درخواست ہے-

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ سے لکھتے ہیں-

حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر آپ سب اسیران راہ مولا کے لئے جس طرح محبت اور دکھ کا اظہار کیا ہے اس سے ہم سب کے دلوں میں آپ کی محبت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے- محترم سیفی صاحب! آپ پہلے بھی بہت پیارے تھے اب تو اور بھی محترم اور پیارے ہو گئے ہیں- میں جانتا ہوں کہ آپ قید میں آرام سے نہیں ہیں- میرا مولا اس عارضی مشکل کو آپ کے لئے ہزاروں خوشحالیوں اور اطمینان کا موجب بنا دے- آپ کی زندگی کے ہر سانس کو معطر کر دے-

○ مکرم بشارت احمد صاحب وڑائچ ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں-

آپ اور دوسرے بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرفتاری کا بہت افسوس ہوا- لیکن سانچ کو آنچ نہیں اور آج الفضل کے قطعات کی بہار نے دل کو ایک گونہ سکینت اور تازگی بخشی--

کیا خبر کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں یقیناً اور ضرور ہمارا آقا ایسا کر کے دکھائے گا وہ ذوالجلال مولا ہم سب کو ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ثبات قدم عطا کرے اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو- میری طرف سے اسیران کو سلام پہنچا دیں-

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان نلمر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۳ ۵۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9۔مارچ۔ 1994ء
سردی کم ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس منیر اے شیخ پر مشتمل خصوصی عدالت نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف پلیسمنٹ بیورو سے متعلق صدارتی ریفرنس بھی خارج کر دیا ہے۔ لیک ویو ہوٹل اور لیکوڈ پٹرولیم گیس کے صدارتی ریفرنسوں میں بریت کے بعد وزیر اعظم کو تیسرے صدارتی ریفرنس میں بھی بری کر دیا گیا ہے۔ ابھی سیکرٹ سروس فنڈ اور سی۔۱۳۰ طیارہ کے ناجائز استعمال کے الزامات کے تحت مزید دو ریفرنس زیر سماعت ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن میں پاکستانی قرارداد پر ووٹنگ عالمی برادری کے ضمیر کا امتحان ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوری حکومت خواتین کی آزادی پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن سے قطع نظر پارلیمنٹ میں خواتین نشستوں کی بحالی کا بل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۸۔ مارچ خواتین کے خلاف استعمال ہونے والے غیر منصفانہ نظام کے خلاف صدائے احتجاج ہے۔ آج کے دن ہم خواتین کے حقوق کے حصول کے لئے تجدید عہد کرتے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم خواتین نشستوں کی بحالی پر حکومت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔ تاہم یہ الیکشن کے ذریعے ہونی تاکہ خواتین کے حقیقی نمائندے اسمبلی میں پہنچیں۔

○ غیر ملکی سفارت کاروں کے ایک گروپ کے مقبوضہ وادی کے دورے کے موقع پر کشمیریوں نے مکمل ہڑتال کی اور مظاہرے کئے سری نگر میں غیر ملکی سفیروں کی قیام گاہ کے سامنے بھارت کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر اندھادھند لاٹھی چارج کیا گیا جس سے متعدد مظاہرین زخمی ہو گئے تاہم حریت پسندوں کے نمائندے غیر ملکی سفیروں سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

○ سرحد اسمبلی کے دو ارکان کی نااہلی کے ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو موصول ہو گئے ہیں۔ جسٹس نعیم الدین نے کہا ہے کہ فیصلہ قانون کے مطابق کیا جائے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کے دورہ امریکہ کے نتیجہ میں پاکستان کی فوجی امداد بحال ہونے کا امکان ہے۔ ان کے اس دورے سے دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تعاون کی راہ ہموار ہوگی۔ جنرل ہور نے بھی دونوں ملکوں کے فوجی تعاون کو مستحکم بنانے کی وکالت کی ہے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ امریکہ کشمیر کے بارے میں پاکستانی موقف سے آگاہ ہے اور اس مسئلے کے پرامن حل کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کشمیر میں انسانی حقوق کا معاملہ اٹھانے کے پاکستانی اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام آباد کا پراپیگنڈہ غیر ضروری ہے۔ کشمیر سے تعلق کے بنیادی سوال کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور انسانی حقوق جیسے ضمنی مسائل سامنے لائے جا رہے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں نے گوجرانوالہ میں اپوزیشن کے ایک جلسے میں تقریریں کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے سر پر کفن باندھ لئے ہیں اور حکومت کے خاتمے تک احتجاجی تحریک جاری رہے گی۔ نواز شریف کی ایک کال پر پوری قوم قومی اسمبلی ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس کا گھیراؤ کر لے گی اور حکمرانوں کو ملک سے باہر نکال دے گی۔

○ وفاقی حکومت نے صوبہ سرحد سے مشکوک افغان مہاجرین کو فوری طور پر واپس بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ پاکستان کی جانب سے بھارت کو برابری کی بنیاد پر دفاعی بجٹ اور ہتھیاروں میں کمی کی پیش کش کی گئی ہے۔

○ دہلی کے ہوائی اڈے پر بھارتی اور روسی طیاروں میں تصادم کے نتیجہ میں ۹۔ افراد ہلاک ہو گئے اور دونوں طیارے تباہ ہو گئے۔

○ سعودی عرب کا ایک مسافر طیارہ منگل کو ہائی جیک کر کے نیروبی اتار لیا گیا۔ جہاں تمام مسافروں کو طیارے سے نکل جانے کی اجازت دے دی گئی۔

○ جنوبی افریقہ میں ایک ٹرین کے حادثے میں ۸۸۔ افراد ہلاک اور ۳۵۰ زخمی ہو گئے۔ حادثہ ٹرین کے ۸ ڈبوں کے اچانک پٹڑی سے اتر جانے سے ہوا۔

○ سینٹ کے چیئرمین کے انتخاب کے سلسلے میں ایم کیو ایم مسلم لیگ اور اے این پی مشترکہ حکمت عملی اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ امریکہ حکومت نے کہا ہے کہ امریکہ بھارتی پنجاب میں آزاد سکھ ریاست کے قیام کا حامی نہیں۔ انسانی حقوق سے متعلق لکھے گئے صدر کے خط سے غلط نتیجہ نہ نکالا جائے۔

○ بوسنیا ہرزے گووینا میں مسلمان اور کروش فوجوں میں عارضی صلح بندی کے معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد لڑائی بند ہو گئی ہے۔ سرب حملے کی صورت میں کروش فوج مسلمانوں کا دفاع کرے گی۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں وفد بھیجنے سے متعلق درخواست مسترد کر دی ہے۔

○ صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی گئی ہے۔ ترمیم کا مقصد انہیں قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا ہے۔ یہ آرڈیننس فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

○ وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ منشیات کے سمگلروں کو سزائے موت دینے کا قانون جلد نافذ ہو گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ سرحد اسمبلی سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد صوبائی اسمبلی کی تحلیل کے قوی احکامات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستانی ترجمان نے مقبوضہ عرب علاقوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ بوسنیا اور کشمیر کے عوام بھی ہماری توجہ کے مستحق ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

پلاٹ برائے فروخت
باموقع پلاٹ واقع دارالفتوح ربوہ
رقبہ چار کنال
رابطہ کے لئے:۔ وسیم احمد مکان 33/17
دارالرحمت وسطی ربوہ
فون:۔ 211169

بفضل خدا تعالیٰ بہترین ڈش انٹینا کیلئے
آپکے جانے پہچانے پرانے آزمودہ
اور تجربہ کار
THE WORLD IN YOUR HOME
فون: 211274
رہائش: 212487
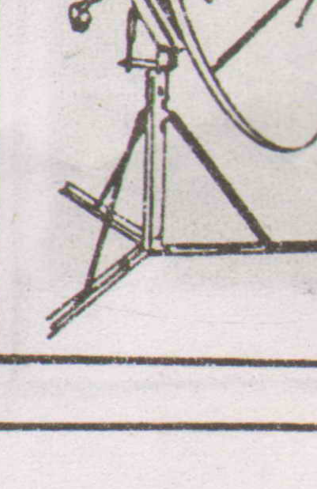
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد نہال

عید مبارک
لیڈیز، جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی
نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ

سینیٹری ماسٹر
دانیال سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
DANIYAL SANITARY WORKS
کی طرف سے
تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک
مکمل سامان سینیٹری، پائپ GI اور PVC معیاری
اور قابل اعتماد باتھ روم فٹنگ کے علاوہ
لال پمپ اور فائبر گلاس ٹینکی کیلئے تشریف
لائیں۔ داؤد احمد ناصر
فون رہائش: 04524-212003

نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت
جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔ یہ دونوں
سمیلز موسم سرما کی اکثر تکالیف کا فوری علاج ہیں!
قیمت فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
خوبصورت پریس میں
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606